QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

امام مرغینانیؒ کی فقہی خدمات اور ہدایہ کا اسلوب تالیف و منہج استدلال: ایک علمی و تحقیقی جائزہ

THE JURISPRUDENTIAL SERVICES OF IMAM AL-MARGHINANI AND THE METHODOLOGY OF AUTHORSHIP AND ARGUMENTATION IN AL-HIDAYAH: AN ACADEMIC AND ANALYTICAL REVIEW

Muhammad Uzair
Mphil Scholar,Department of Islamic Studies,Abdul Wali Khan University Mardan
muhammaduzair5511424@gmail.com
Aadil khan
Mphil Scholar,Department of Islamic Studies,Abdul Wali Khan University Mardan
lidanahk231@gmail.com

Abstract:
The scholars of Transoxiana played a pivotal and luminous role in the codification, dissemination, and evolution of Hanafi jurisprudence. Among them, Imam Burhan al-Din Abul Hasan Ali bin Abi Bakr al-Marghinani (d. 593 AH) holds a distinctive status, alongside his monumental work, Al-Hidayah Sharh al-Bidayat al-Mubtadi, which has remained a core curriculum and authoritative reference in Islamic academic institutions for centuries. This research paper presents a comprehensive and analytical study of Imam al-Marghinani's scholarly life, his jurisprudential contributions, and the compositional style and argumentative methodology employed in Al-Hidayah. The study explores how the author structured legal opinions, traditions, and proofs, maintained scholarly etiquette in juristic differences, and applied principles of legal preference. Utilizing an analytical and critical approach, this research aims to demonstrate that Al-Hidayah is not merely a compendium of legal rulings, but a systematic framework of jurisprudential reasoning and comparative analysis.

Keywords:
Imam Al-Marghinani, Al-Hidayah, Hanafi Jurisprudence, Compositional Style, Argumentative Methodology, Critical Study.

تمہید:

اسلامی شریعت کا فکری اور عملی ڈھانچہ جن بنیادوں پر استوار ہے، ان میں فقہِ اسلامی اور اس کی تدوینِ نو کا مرحلہ انتہائی کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ عہدِ رسالت اور دورِ صحابہ سے لے کر ائمہ مجتہدین کے دور تک فقہی ذخیرہ جس ارتقائی سفر سے گزرا، اس میں ماوراء النہر کے خطے کو ایک امتیازی اور درخشاں مقام حاصل ہے۔ اس خطے کے فقہاء اور محدثین نے فقہِ حنفی کی ترویج، تشریح اور اس کے استدلالی نظام کو مضبوط کرنے میں جو گراں قدر خدمات انجام دیں، وہ اسلامی علمی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ اس زریں روایت میں علامہ برہان الدین ابوالحسن علی بن ابو بکر المرغینانی (م593ھ) کی ذاتِ گرامی اور ان کی عبقری تصنیف "الہدایہ شرح البدایۃ المبتدی" کو وہ مرجعیت حاصل ہے جس سے صدیوں سے دنیائے اسلام کے ایوانِ علم منور چلے آرہے ہیں۔

"ہدایہ" محض چند فقہی احکام اور فروعی مسائل کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ یہ فقہِ حنفی کے استدلالی منہج، تقابلی مطالعے اور فروعی مسائل کی تفریع کا ایک بحرِ بیکراں ہے۔ علامہ مرغینانی نے اس کتاب میں جس فکری بصیرت، اختصارِ بلیغ، دلائل کی ترتیب اور اقوالِ صحابہ و ائمہ کی تطبیق کا مظاہرہ کیا ہے، اس نے اسے فقہی لٹریچر میں ایک سنگِ میل کی حیثیت بخش دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند سمیت عالمِ اسلام کے تمام بڑے دینی و تعلیمی اداروں کے نصابِ تعلیم میں اسے امتیازی مقام حاصل رہا ہے، اور اس پر بے شمار حواشی، شروحات اور تعلیقات لکھی گئی ہیں۔

تاہم، کسی بھی علمی شاہکار کی حقیقی قدر و فہم کے لیے اس کے تالیفی پس منظر، مصنف کے اسلوب اور اس کے منہجِ استدلال کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ ناگزیر ہوتا ہے۔ عصرِ حاضر میں جب اسلامی علوم بالخصوص فقہِ اسلامی کے مطالعے میں نئے اسالیب اور تنقیدی زاویے سامنے آرہے ہیں، تو اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ روایتی فقہی سرمائے کا مطالعہ جدید تحقیقی تقاضوں کے مطابق کیا جائے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

زیرِ نظر مقالہ اسی فکری ضرورت کا ایک ادنیٰ سا عکاس ہے۔ اس مقالے میں علامہ برہان الدین مرغینانی کی حیاتِ علمی، فقہی خدمات اور ان کے شاہکار "ہدایہ" کے اسلوبِ تالیف اور منہجِ استدلال کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مقالے میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ مصنف نے کتاب میں دلائل کی بنیاد، ائمہ ثلاثہ کے ساتھ اختلافات کے اظہار کے آداب، اور احادیث و آثار سے استدلال کا کون سا منہج اپنایا ہے۔ امید ہے کہ یہ کاوش قارئین اور محققین کے لیے امام مرغینانی کے فقہی کارناموں اور "ہدایہ" کے منہجی محاسن کو سمجھنے میں معاون اور سود مند ثابت ہو گی۔

مسئلہ تحقیق:

فقہی تراث اور اسلامی علوم کی تدوینِ تاریخ میں کلاسیکی متون محض علمی سرمائے کی حیثیت نہیں رکھتے، بلکہ وہ فکری ارتقاء کے ایسے سنگِ میل ہیں جو صدیوں تک فہمِ شریعت کی راہیں متعین کرتے ہیں۔ اس تناظر میں علامہ برہان الدین مرغینانی کی تصنیفِ لطیف "ہدایہ" کو جو مرجعیت اور قبولِ عام حاصل ہے، وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ تاہم، عصری فکری افق پر جب اس نوعیت کے کلاسیکی متون کا مطالعہ کیا جاتا ہے، تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ "ہدایہ" کو عام طور پر محض فروعی احکام اور جزئیات کے استحضار کی سطح پر دیکھا گیا ہے، جب کہ اس کے پس پردہ کارفرما دقیق اصولی مباحث، دلائل کی لطیف اور مربوط ترتیب، اخبار و آثار سے استنباط کے باریک نقوش، اور ائمہ ثلاثہ کے مقابلے میں مسلکِ حنفی کی ترجیحات کا استدلالی اسلوب ہنوز ایک گہرے اور منظم تحقیقی تجزیے کا متقاضی ہے۔ علمی لٹریچر کا جائزہ لیا جائے تو علامہ مرغینانی کی خدمات پر متفرق مباحث تو بکھرے ہوئے ملتے ہیں، لیکن ایک ایسے جامع اور ہمہ گیر تحقیقی فریم ورک کی کمی محسوس ہوتی ہے جو بیک وقت مصنف کی عبقری شخصیت، کتاب کے اسلوبِ تالیف اور اس کے منہجِ استدلال کے تمام تانے بانے کو ایک لڑی میں پرو کر اس کی جامع تصویر پیش کر سکے۔ یہی وہ علمی خلا اور فکری تشنگی ہے جو اس مقالے کے قیام کا باعث بنی ہے، تاکہ "ہدایہ" کے استدلالی حسن، تالیفی منہج اور فکری جوہر کو معاصر تقاضوں کے مطابق نکھار کر پیش کیا جا سکے۔

امام مرغینانیؒ کا نام ونسب:

آپ رحمہ اللہ کا نام ونسب یوں ہے: برہان الدین ابو الحسن علی ابن ابی بکر ابن عبد الجلیل الفرغانی[1] المرغینانی[2]، آپ کا نسب خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے[3]۔

تاریخ ولادت ووفات:

آپ رحمہ اللہ کی ولادتِ باسعادت پیر کے دن اٹھ رجب 1 51 ھ کو صلاۃِ عصر کے بعد ہوئی، جبکہ 16 ذوالحجہ 593 ھ کو پیر کی رات میں اس دارِ فانی کو خیر آباد کہا۔ اور شہر علماء وصلحاء سمرقند[4] میں مدفون ہوئے[5]۔

امام مرغینانیؒ کا طلبِ علم:

امام مرغنیانی رحمہ اللہ نے علم وفضل سے بھرے ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جسے ایک اعلیٰ معاشرتی مقام ومرتبہ حاصل تھا، اور اپنے علمی خانوادے کے حسبِ روایت بچپن ہی میں آپؒ کا تحصیلِ علم شروع ہوا، چنانچہ ابتدائی عمر میں ہی اپنے والد محترم اور نانا سے علم فقہ اور دیگر علوم حاصل کی ، مسائل الخلاف میں کمال مہارت

---

[1] **الفرغانی:** فرغانہ کی طرف نسبت ہے، فرغانہ ماوراء النہر کا ایک وسیع وعریض اور متعدد دیہاتوں پر مشتمل ایک شہر ہے، اس کے اور سمرقند کے درمیان 5 فرسخ (اور ایک فرسخ تقریباً 5 کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے) کا فاصلہ ہے۔ (شہاب الدین، ابو عبد اللہ، یاقوت الحموی، معجم البلدان (بیروت، دارِ صادر، طبعہ ثانیہ: 1995) ج:4، ص:253، تلخیصاً)

[2] **المرغینانی:** مرغینان کی طرف نسبت ہے، اور یہ فرغانہ کے مضافات میں واقع ایک مشہور قصبہ ہے (ایضا، ج:5، ص:108، تلخیصاً)

[3] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی، مقدمہ الہدایہ (کوئٹہ، سرکی روڈ، مکتبہ رشیدیہ) ج:3، ص:2، تلخیصاً

[4] **سمرقند:** ماوراء النہر کا ایک معروف ومشہور، قدیم اور انتہائی مردم خیز شہر ہے، سیدنا امیر معاویہ کے زمانے میں 57 ھ میں اسلامی قلمرو کے تحت داخل ہوا، عربی میں اس کو "سمرا" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (شہاب الدین، ابو عبد اللہ، یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج:3، ص:248، تلخیصاً)

[5] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی، مقدمہ الہدایہ، ج:3، ص:2، تلخیصاً

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

بچپن ہی میں اپنے نانا سے نصیب ہوئی، علمِ حدیث بھی ابتداءً اپنے علاقے کے ایک عالم صاعد بن اسعد المرغینانی[6] سے حاصل کی، پھر دور دراز کے علمی اسفار کیے اور مختلف شہروں اور علاقوں جیسے مرو[7]، نسف[8] اور بخارا[9] وغیرہ کے بڑی بڑی مشائخ کے حلقہائے درس سے استفادے کا موقع نصیب ہوا۔

امام مرغینانیؒ کا فقہ و تقوی میں مقام و مرتبہ:

مورخین نے آپؒ کو زہد و تقوی اور کثرت عبادت جیسے اوصاف کے ساتھ یاد فرمایا ہے، آپؒ انتہائی کثرت سے روزے رکھنے والے تھے، چنانچہ امام عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ[10] نے نقل فرمایا ہے: "کہ آپؒ نے ہدایہ لکھنے میں تیرا سال صرف کیے، اس تمام مدت کے دوران وہ ہر دن روزے سے ہوتے تھے اور ایک بڑی مدت تک اس عمل کو اپنی بیوی سے بھی خفیہ رکھا"[11]۔

آپ رحمہ اللہ کہ کئی ہم عصر کبار علماء وفقہانے آپؒ کے فضل و کمال کا اعتراف فرمایا ہے جیسا کہ امام قاضی خانؒ[12]، صاحب المحیط البرہانی امام ابنِ مازہؒ[13]، امام عتابیؒ[14] اور ظہیر الدین محمد احمد البخاریؒ (صاحب فتاوی ذخیریہ) وغیرہ۔

---

[6] ضیاء الدین صاعد بن اسعد بن اسحٰق المرغینانی، صاحب ہدایہؒ نے آپ سے جامع ترمذی پڑھی، صاحب ہدایہ نے اپنے مشیخہ میں اپنی سند سے آپؒ سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔(ابو محمد الامام محیي الدین عبد القادر بن محمد بن نصر اللہ القرشي الحنفي، الجواھر المضیئۃ في طبقات الحنفیہ (کراچی، آرام باغ، میر محمد کتب خانہ)، ج:1، ص:259، تلخیصًا)

[7] مرو کا پورا نام "مرو الشاہ جہان" ہے اور یہ خراسان کے مشہور ترین شہروں میں سے ایک ہے، اس کی طرف نسبت خلاف القیاس "مروزی" آتی ہے لیکن اگر کپڑا اس کی طرف منسوب کرنا ہو تو وہ قیاس کے موافق مروی آتی ہے۔ "نیشاپور" اور "مرو" کے درمیان 20 فرسخ کا جبکہ اس کے اور "سرخس" کے درمیان 60 فرسخ کا فاصلہ ہے، اور "بلخ" سے اس کا فاصلہ 12 فرسخ ہے (ایک فرسخ تقریبا 5 کلومیٹر کا بنتا ہے)۔(یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج:5، ص:112، تلخیصاً)

[8] نسف نون اور سین کے زبر کے ساتھ، "جیحون" اور "سمرقند" کے درمیان ایک بڑی آبادی والا عظیم شہر ہے، ہر علم و فن کے ماہرین اس شہر نے پیدا کیے۔(ایضا، ج:5، ص:285، تلخیصاً)

[9] بخاری: یہ "ماوراء النہر" کے سب سے بڑے اور قدیم شہروں میں سے ایک ہے، جس کی طرف کے متعدد اعلام الاسلام منسوب ہیں۔(یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج:1، ص:353، تلخیصاً)

[10] ابو الحسنات مولانا عبد الحی لکھنوی بن مولانا عبد اللہ حلیم لکھنوی رحمہ اللہ کا شمار ہندوستان کے ان نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جس پر سرزمینِ ہند کو بجا طور پر فخر حاصل ہے، آپ کی پیدائش 1264ھ میں ہوئی، آپؒ ایک جامع العلوم شخصیت کے حامل تھے، مدارسِ دینیہ میں تقریبا تمام متداول فنون میں آپؒ کی 100 سے زیادہ کتابیں ہیں، آپ کی وفات 1304ھ میں ہوئی۔(ابو الفضل مولانا محمد حفیظ اللہ اعظمی، کنز البرکات لمولانا ابی الحسنات (ہندوستان، مطبع العلوی لمحمد علی بخش خان) ص: 5،6، تلخیصًا)

[11] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی، مقدمہ الہدایہ، ج:3، ص:3، تلخیصاً

[12] امام قاضی خان، جن کا نام "فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی" تھا، فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ اور مفتی تھے۔ آپؒ "ماوراء النہر" کے مشہور علمی خطے "فرغانہ" سے تعلق رکھتے تھے۔ فقہ و فتویٰ میں آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا، اور آپؒ کی مشہور تصنیف "فتاویٰ قاضی خان" حنفی فقہ کے معتبر مراجع میں شمار ہوتی ہے۔ آپؒ نے "فقہِ حنفی" کی تدوین و اشاعت میں اہم خدمات انجام دیں۔ "الفتاوی، شرح الجامع الصغیر اور شرح الزیادات" آپؒ کی مشہور تصانیف ہیں، آپؒ کا انتقال 592ھ میں ہوا۔(ابو محمد الامام محیي الدین عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواھر المضیئۃ في طبقات الحنفیہ، ج:1، ص:205، تلخیصًا)

[13] "محمود بن احمد ابن مازہ" حنفی فقہ کے نامور فقیہ، محدث اور مفتی تھے۔ آپؒ کا تعلق بخارا کے علمی خاندان سے تھا اور فقہِ حنفی میں آپؒ کو بلند مقام حاصل تھا۔ اپنے زمانے میں آپؒ مرجعِ فتویٰ سمجھے جاتے تھے، اسی وجہ سے "صدر الشہید" کے لقب سے بھی مشہور ہوئے۔ آپؒ کی تصانیف میں سے "المحیط البرہانی" اور "الذخیرۃ البرہانیہ" فقہِ حنفی کی اہم اور مستند کتب میں شمار ہوتے ہیں۔ آپؒ 570ھ میں شہید ہوئے۔(امام عبد الحی الکھنوی، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (کانسی روڈ، کوئٹہ، مکتبہ عمریہ، س-ن) ص:336، 337، تلخیصًا)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

امام ذہبی رحمہ اللہ[15] آپؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"العلامة، عالم ما وراء النهر، برهان الدين، ابو الحسن علي بن أبي بكر، كان من أوعية العلم"

" ماوراءنہر کے علاقے کے عالم، علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر، علم کا ایک خزانہ تھے"۔

"ابن ابی کمال پاشاؒ[16]" نے آپ کو فقہاء کے چوتھے طبقے " اصحاب الترجیح" میں شمار کیا ہے لیکن اس پر کئی علماء نے استدراک فرمایا ہے؛ اس لیے کہ آپ کی شان امام قاضی خانؒ، امام عتابیؒ سے کسی بھی طور پر کم نہیں اور امام ابن الہمامؒ (صاحبُ فتح القدیر)[17] سے تو یقیناً آپ کی فقاہت کا مرتبہ بڑا ہوا ہے، تو جب "ابن کمال پاشاؒ" کے نزدیک "صاحب فتح القدیر" کا شمار دوسرے طبقے " مجتہدین فی المذہب" میں ہوتا ہے، تو امام مرغینانیؒ بطریقِ اولی اس طبقے میں شمار ہوں گے۔

امام مرغینانی رحمہ اللہ کے مشایخ اور اساتذہ:

آپ نے اپنے وقت کے مشہور اساتذہ اور اہلِ علم سے علمِ فقہ اور دیگر علوم حاصل کی، جن میں سے چند مشہور کے نام درجہ ذیل ہیں:

-مفتی ثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی[18]

-الصدر الشہید حسام الدین عمر بن عبد العزیز بن مازہ[19]

---

[3] "احمد بن محمد بن عمر العتابی" حنفی فقہ کے معروف فقیہ اور مفسر تھے۔ آپؒ "بخارا" کے رہنے والے تھے اور "ماوراء النہر" کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے۔ فقہِ حنفی میں آپؒ کو بلند مقام حاصل تھا، اور آپؒ نے متعدد اہم علمی تصانیف یادگار چھوڑیں۔ آپؒ کی مشہور کتاب "الفتاویٰ العتابیۃ" اور "شرح الجامع الکبیر" فقہِ حنفی کے معتبر مراجع میں شمار ہوتی ہیں۔ آپؒ کا انتقال 586ھ میں ہوا۔(ابو محمد الامام محیي الدين عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواهر المضيئة في طبقات الحنفية، ج:1، ص:114، تلخیصًا)

[15] "شمس الدین محمد بن احمد الذہبی" علمِ حدیث، رجال اور تاریخ کے عظیم امام تھے۔ آپؒ دمشق میں پیدا ہوئے اور اپنے دور کے ممتاز محدث، مؤرخ اور ناقدِ رجال شمار ہوتے ہیں۔ آپؒ نے حدیث، سیرت اور تاریخ کے موضوعات پر متعدد گراں قدر تصانیف لکھیں۔ "سیر أعلام النبلاء، تذکرۃ الحفّاظ اور میزان الاعتدال" آپؒ کی مشہور کتب میں شامل ہیں۔ آپؒ کا انتقال 748ھ میں دمشق میں ہوا۔(امام ا بن حجر عسقلاني، الدرر الكامنة في أعيان الماة الثامنة (حیدر آباد، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، اشاعتِ دوم:1972)ج:5، ص:66، تلخیصًا)

[16] "شمس الدین احمد بن سلیمان ابن کمال پاشا" عثمانی دور کے عظیم حنفی فقیہ، مفسر، مؤرخ، فلسفی اور منطقی تھے۔ عثمانی سلطنت میں منصبِ شیخ الاسلام پر فائز رہے اور فقہِ حنفی کی تدوین و توضیح میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپؒ کی تصانیف کی تعداد دو سو کے قریب بیان کی جاتی ہے، جن میں تفسیر، فقہ، علمِ کلام، منطق، فلسفہ اور تاریخ کے موضوعات شامل ہیں۔ آپؒ کا انتقال 940ھ میں استنبول میں ہوا۔(أبو الخير عصام الدين أحمد بن مصطفى طاش كبرى زاده، الشقائق النعمانيه في علماء الدولة العثمانية (بیروت، دار الکتاب العربي)ج:1، ص:226، تلخیصًا)

[1] "علامہ ابن الہمام" فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ، محدث اور اصولی تھے۔ آپؒ کی پیدائش مصر میں ہوئی اور اپنے زمانے کے ممتاز علماء میں گردانے جاتے ہیں۔ فقہ، اصولِ فقہ، حدیث اور کلام میں آپؒ کو کمال کا درجہ حاصل تھا۔ آپؒ کی مشہور تصنیف "فتح القدیر" ہے، جو "الہدایہ" کی نہایت اہم شرح سمجھی جاتی ہے۔ آپؒ کا شمار متأخرین حنفیہ کے اکابر علماء میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا انتقال 861ھ میں قاہرہ میں ہوا۔ (حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي، بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة(لبنان، المكتبة العصرية)ج:1، ص:166، تلخیصًا)

[18] "نجم الدّین عمر بن محمد النسفی" فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ، مفسر، محدث اور متکلم تھے۔ آپ شہر نسف (نخشب) میں پیدا ہوئے اور اپنے دور کے اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے۔ وسعتِ علم اور کثرتِ تصانیف کی بنا پر آپ کو مفتی الثّقلین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ فقہ، تفسیر، حدیث اور عقائد کے میدان میں آپ کی خدمات نمایاں ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف میں "تفسیر النسفی، العقائد النسفیہ اور القند فی ذکر علماء سمرقند" شامل ہیں۔ آپ کا انتقال 537ھ میں ہوا۔(الامام زين الدين قاسم بن قطلوبغا، تاج التراجم (دمشق، دار القلم، اشاعتِ اوّل:1992)ج:1، ص:219، تلخیصًا)

[19] "حسام الدین عمر بن عبد العزیز بن مازہ" فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ، مفتی اور ماوراء النہر کے ممتاز علماء میں سے تھے۔ آپ بخارا کے معروف علمی خانوادے "آلِ برہان" سے تعلق رکھتے تھے۔ فقہ و فتویٰ میں آپؒ کو غیر معمولی مقام حاصل تھا، جس کی بنا پر "الصدر الشہید" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپؒ نے فقہِ حنفی کی تدریس و

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

-ابو عمرو عثمان ابن علی البیکندی [20]

- قوام الدین احمد بن عبد الرشید البخاری [21]

-ابو الحسن علی بن محمد بن اسماعیل الاسبیجابی [22]

امام مرغینانی رحمہ اللہ کے شاگرد:

ایک جمِ غفیر کو اپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا، جن میں سے چند کے نام درجہ ذیل ہیں:

-جلال الدین محمد ابن صاحب ہدایہ [23]

-نظام الدین عمر بن صاحب ہدایہ [24]

-عماد الدین بن صاحب ہدایہ [25]

- شمس الائمۃ الامام الکردری [26]

اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپؒ کی مشہور تصانیف میں "شرح أدب القاضي اور الواقعات الحسامیۃ" شامل ہیں۔ آپؒ 536ھ میں ایک معرکے کے دوران شہید ہوئے۔(ابو محمد الامام محيي الدين عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواهر المضيئة في طبقات الحنفيه، ج:1، ص:391، تلخیصًا)

[1] "أبو عمرو عثمان بن علي البيكندي" ماوراء النہر کے جلیل القدر حنفی فقیہ، محدث اور زاہد عالم تھے۔ آپؒ "بخارا" کے نواحی علاقے "بیکند" سے تعلق رکھتے تھے اور امام محمد بن احمد السرخسیؒ کے شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔ علمِ فقہ و حدیث میں آپؒ کو نمایاں مقام حاصل تھا، آپؒ اپنے زہد، ورع اور کثرتِ عبادت کے باعث مشہور تھے۔ محدث ابو سعد السمعانی نے آپؒ کو ثقہ، صالح اور اپنے زمانے کا فاضل امام قرار دیا ہے۔ آپؒ کا انتقال 552ھ میں بخارا میں ہوا۔(ابو محمد الامام محيي الدين عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواهر المضيئة في طبقات الحنفيه، ج:1، ص:345، تلخیصًا)

[21] "احمد بن عبد الرشید بن الحسین البخاری"، جنہیں "قوام الدین البخاری" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور بخارا کے معروف علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد سے علم حاصل کیا اور تدریس و افتاء میں نمایاں مقام حاصل کیا۔۔ آپؒ کی تصنیف شرح الجامع الصغیر فقہِ حنفی کی اہم علمی کاوشوں میں شمار ہوتی ہے۔ آپؒ مشہور فقیہ طاہر بن احمد البخاری کے والد تھے۔(أیضًا، ج:1، ص:74، تلخیصًا)

[22] "ابو الحسن علی بن محمد بن اسماعیل الإسبیجابی" فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ، مفتی اور ماوراء النہر کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپؒ شہر اِسبیجاب (موجودہ سیرام) سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے زمانے میں فقہ و فتویٰ کے معتبر امام سمجھے جاتے تھے۔ آپؒ کی علمی خدمات میں تدریس، افتاء اور فقہی تصنیف نمایاں ہیں۔ آپؒ کی مشہور کتاب شرح مختصر الطحاوی حنفی فقہ کے اہم مصادر میں شمار ہوتی ہے۔ آپؒ کا انتقال 535ھ میں ہوا۔(ایضًا، ج:1، ص:371، تلخیصًا)

[23] "جلال الدین محمد بن علی المرغینانی" مشہور حنفی فقیہ برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانیؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد ہی سے فقہ و علومِ دینیہ حاصل کیے اور اپنے زمانے میں فقہِ حنفی کی امامت و قیادت تک پہنچے۔ اہلِ عصر نے آپؒ کے علم و فضل اور فقہی مہارت کا اعتراف کیا۔ آپؒ کا شمار ماوراء النہر کے ممتاز حنفی فقہاء میں ہوتا ہے اور فقہ و افتاء میں آپؒ کو مرجعیت حاصل تھی۔(امام عبد الحی الکھنوی، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص:299، تلخیصًا)

[24] "نظام الدین عمر بن علی المرغینانی" امام مرغینانیؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد سے فقہ و علومِ دینیہ حاصل کیے اور فقہِ حنفی میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ اپنے زمانے کے فاضل فقہاء میں شمار ہوتے تھے اور تدریس و افتاء سے وابستہ رہے۔ طبقاتِ حنفیہ کی کتب میں آپ کا ذکر علم و فضل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آپؒ کی وفات 650ھ میں ہوئی۔(ایضا، ص:243، تلخیصًا)

[25] " عماد الدین بن علی المرغینانی" صاحب ہدایہ کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد اور قاضی ظہیر الدین البخاری سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپؒ اپنے بھائیوں جلال الدین محمد اور نظام الدین عمر کی طرح مرجعِ فتویٰ سمجھے جاتے تھے۔ تدریس، افتاء اور تصنیف میں آپ کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ بعض روایات کے مطابق آپؒ کفار کے حملے میں شہید ہوئے۔(ایضا، ص:238، تلخیصا)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

- برہان الاسلام الزرنوجی[27]
- جلال الدین الاستروشنی[28]
- مجد الدین الاستروشنی[29]

صاحب ہدایہ رحمہ اللہ کے تصانیف اور آثار:

امام مرغینانی رحمہ اللہ نے اپنے بعد کتابوں کی شکل میں ایک عظیم علمی ذخیرہ چھوڑا، آپ رحمہ اللہ کی جو بھی کتاب ہم تک پہنچی ہے وہ نہ صرف مذہبِ حنفی کے اندر بلکہ اس سے باہر بھی مرجع کی حیثیت رکھتی ہے، آپ رحمہ اللہ کی کتابوں میں سے چند مشہور کے نام درجہ ذیل ہیں :

- بدایۃ المبتدی
- کفایۃ المنتہی شرح بدایۃ المبتدی
- الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی
- عدۃ الناسک فی عدۃ المناسک
- کتاب الزیادات
- التجنیس والمزید
- المنتقٰی، اسے "منتقی المرفوع" بھی کہا جاتا ہے
- مختارات النوازل
- مشیخۃ الفقہاء
- شرح الجامع الکبیر
- نشر المذہب
- کتاب فی الفرائض

---

[26] "شمس الأئمہ محمد بن عبد الستار الکردریؒ "فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور اصولی تھے۔ آپ ماوراء النہر کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں اور فقہ و اصول میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ نے حنفی فقہ کی تدریس و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں، جس کے باعث متاخرینِ احناف میں آپ کا شمار معتبر ائمہ میں ہوتا ہے۔ آپ 642ھ میں وفات پاگئے۔(ایضا، ص:291،290، تلخیصا)

[27] "برہان الدین محمود بن احمد الزرنوجی" ماوراء النہر کے مشہور حنفی فقیہ، محدث اور معلمِ اخلاق تھے۔ آپؒ کو "برہان الاسلام" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپؒ کی نسبت شہر زرنوج (زرنج / زرنوج) کی طرف ہے۔ آپؒ کی سب سے مشہور اور عالمگیر تصنیف "تعلیم المتعلم طریق التعلم" ہے، جو طلبہ کے آداب، حصولِ علم کے اصول اور اخلاقِ طالبِ علم پر ایک نہایت مقبول کتاب ہے۔(ایضا، ص:93، تلخیصا)

[28] "جلال الدین محمود بن حسین الاستروشنی" فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور ماوراء النہر کے اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپؒ کا تعلق استروشَن (Ustrushana) کے علمی خطے سے تھا، جو فرغانہ کا ایک قصبہ تھا۔ طبقات کی کتب میں آپؒ کا ذکر اہلِ علم اور مفتی کی حیثیت سے ملتا ہے، اگرچہ آپؒ کی مستقل تصانیف کے بارے میں تفصیلی معلومات کم دستیاب ہیں۔(ایضا، ص:341، تلخیصا)

[29] مجد الدین محمد بن محمود الاستروشنیؒ فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور ماہر اصول تھے۔ آپ ماوراء النہر کے علمی ماحول سے تعلق رکھتے تھے اور فقہِ حنفی کی تدریس و ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ کتب الطبقات میں آپؒ کا شمار مجتہدین فی المذہب میں کیا گیا ہے، آپؒ کی تصنیفات میں سے "الفصول" اور "جامع کتابِ احکام الصغار" مشہور ہیں، آپؒ کی وفات 632ھ میں ہوئی۔(ایضا، ص:327، تلخیصا)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

ہدایہ کا تعارف:

اسلامی فقہ میں مذاہبِ اربعہ میں سے ایک اہم اور وسیع تر مکتب فقہ حنفی ہے، جس کی بنیاد امام ابو حنیفہ نے رکھی، اس مکتب کو بعد کے ادوار میں جو علمی استحکام اور تدوین صورت حاصل ہوئی اس میں فقہاء کی ایک بڑی جماعت کا کردار شامل ہے انہی فقہاء میں سے ایک "برہان الدین مرغینانی" ہے، جن کی مشہور تصنیف "الہدایہ" فقہ حنفی کے علمی ذخیرے میں بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتی ہے صاحب ہدایہ نے اولا "بدایۃ المبتدی" کے نام سے ایک جامع متن تصنیف فرمائی، جس کی تالیف کے دوران اپنے لیے دو کتابوں کو اثاث اور بنیاد بنایا: ایک امام محمد رحمہ اللہ کی "الجامع الصغیر" اور دوسری امام قدوری رحمہ اللہ کی "الکتاب" جو کہ "مختصر القدوری" کے نام سے مشہور و معروف ہے اور اس کے بعد اس کی ضخیم اور طویل شرح "کفایۃ المنتہی" کے نام سے لکھی، جب اس کی تصنیف سے آپؒ فارغ ہوئے تو آپ کو اس کی طوالت کا احساس ہوا؛ اس لیے آپؒ نے "البدایہ" کی ایک اور شرح "الہدایہ" کے نام سے لکھی جو کہ حقیقت میں "الکفایۃ" کی اختصار اور تلخیص ہے، جس کی تکمیل میں تیرا سال کا عرصہ لگا اور اس تمام عرصے میں آپؒ نے روزہ رکھنے کا اہتمام فرمایا، اسی اخلاص کی برکت ہے کہ فقہی ذخیرے میں اس کتاب کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

ہدایہ کا مقام و مرتبہ:

مطولاتِ فقہ میں علماء کے مناہج متنوع اور متعدد ہیں، بعض کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہر مسئلے کے تحت اپنے مذہب کے فقہاء کے اقوال کے ساتھ دیگر مذاہب کے فقہاء کے اقوال کو ذکر کرتے ہیں، جبکہ بعض دیگر صرف اپنے مذہب کے فقہاء کے اقوال کے ذکر پر اکتفا فرماتے ہیں دونوں طریقوں میں سے ہر طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے بعض "روایاتِ مختلفہ" کو ذکر کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں اور بعض محض "روایاتِ راجحہ" پر اکتفا کرتے ہیں، "صاحب ہدایہؒ" نے دونوں طریقوں کو جمع کیا، چنانچہ بہت سے مسائل میں دیگر مذاہب کو بھی نہایت جامع انداز میں پیش کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کو "فقہ المقارن" کی فہرست میں شمار کیا جاتا ہے، "ائمۃ المذہب" سے جو مختلف روایات نقل ہیں ان کو ذکر کرنے کا بھی بہت سے مسائل میں اہتمام فرمایا ہے، اور ان میں سے ایک حاذق فقیہ کی نظر سے بعض کو صراحتا یا اشارتا ترجیح دے کر مفتی بہ رائے کی تعیین بھی فرماتے ہیں اور یہی وطیرہ ہے "مشایخ المذہب"، کا اسی طرح سابق "مشایخ المذہب" کے اقوال بھی جابجا ترجیح و توضیح کے باب میں ذکر فرماتے ہیں، ان باتوں کو دیکھتے ہوئے اس کتاب کو حنفی مذہب کے اندر اور اس سے باہر دونوں جگہ عظیم علمی مرتبہ حاصل ہے، اور کئی سارے علماء و فقہاء نے اس کی تعریف و توصیف فرمائی ہے: چنانچہ "عماد الدین ابن صاحب الہدایہ" اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

كتاب الهداية يهدي الهدى إلى حافظيه ويجلو العمى
فلازمه واحفظه يا ذا الحجى فمن ناله نال أقصى المنى

" کتابِ ہدایہ اپنے حفاظ کے پاس ہدایت کی روشنی لے کر جاتی ہے، اور جہل کے اندھیروں کو دور کرتی ہے، سو اے عقل مند! اسے لازم پکڑو اور اسے یاد کرو، اور جس نے اسے (یاد کر کے) حاصل کیا، اس نے بہت بڑے مقصود کو حاصل کیا"۔

محمود بن عبد اللہ المحبوبی[30] فرماتے ہیں:

" كتاب فاخر لم يكتحل عين الزمان بثانيه"

"یہ ایک شاندار کتاب ہے، زمانے کے آنکھوں نے اس جیسی دوسری نہیں دیکھی"۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"مذاہبِ اربعہ کی کتابوں میں فقہاء کے کلام کی تلخیص، دقتِ تعبیر اور حسنِ اختیار میں "کتاب ہدایہ" کے برابر کوئی کتاب نہیں"۔

[30] محمود بن عبد اللہ المحبوبیؒ، المعروف بتاج الشریعہ، فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ تھے۔ آپ خاندانِ محبوبی کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کی مشہور تصنیف "وقایۃ الروایۃ فی مسائل الہدایۃ" ہے، جو فقہِ حنفی کا ایک نہایت معروف اور معتمد متن ہے اور بعد کے ادوار میں اس پر متعدد شروح لکھی گئیں۔ آپ کا شمار متاخرینِ احناف کے اکابر فقہاء میں ہوتا ہے۔ (امام عبد الحی الکھنوی، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص:338، تلخیصًا)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

حضرت شاہ صاحب سے کسی نے پوچھا: "کیا آپ فتح القدیر جیسی کتاب لکھ سکتے ہیں؟" تو آپؒ نے "ہاں" میں جواب دیا، پھر آپؒ سے پوچھا گیا: ہدایہ جیسے بھی؟ تو آپؒ نے جواب دیا: ہرگز نہیں چند سطریں بھی اس جیسی لکھنی مشکل ہے"۔

امام طاش کبری زادہؒ[31] نے مذہبِ حنفی کے معتبرات میں امام محمد رحمہ اللہ کی کتابوں اور مبسوط سرخسی کے بعد ہدایہ کو رکھا ہے اور طویل الفاظ میں "ہدایہ" اور "صاحب ہدایہؒ" کی مدح و تعریف فرمائی ہے۔

ہدایہ پر لکھی گئی کتابیں:

ہدایہ کو مذہب حنفی کے اندر خصوصا اور دیگر مذاہب میں عموما جو قبولیت حاصل ہوئی وہ بہت کم کتابوں کے حصے میں آئی چنانچہ بعد کے علماء وفقہاء نے اس کتاب کی متنوع طریقوں سے خدمت کی، ان میں عمومی شروحات بھی ہیں، تلخیصات بھی، اور تخریجات بھی، "صاحب کشف الظنون" حاجی خلیفہ رحمہ اللہ[32] نے ساٹھ سے زائد ایسی کتابیں ذکر فرمائی ہے، اور "صاحب الکشف" کے زمانے کے بعد کی خدمات کا اگر ہم تذکرہ کریں تو اس فہرست میں کافی اضافہ ہو جاتا ہے، ذیل میں ہم اولا چند مشہور عمومی شروحات کا تذکرہ کریں گے دوسرے نمبر پر تلخیصات کا اور پھر تخریجات کا:

شروحاتِ ہدایہ:[33]

- "خلاصۃ النہایہ فی فوائد الہدایہ" لعلاء الدین ابی القاسم محمود بن عبد اللہ بن صاعد المروزی
- "الفوائد الفقہیہ" لحمید الدین علی بن محمد الضریر البخاری الرامشی
- "نہایۃ الکفایۃ فی درایۃ الہدایہ" لتاج الشریعہ عمر بن صدر الشریعۃ الاول المحبوبی
- "الغایہ شرح الہدایہ" للقاضی شمس الدین ابی العباس احمد بن ابراہیم السروجی
- "النہایہ فی شرح الہدایہ" لحسام الدین حسین بن علی السغناقی
- "معراج الدرایہ الی شرح الہدایہ" لمحمد بن احمد بن قوام الدین الکاکی
- "غایۃ البیان ونادرۃ الاقران" لامیر کاتب بن امیر عمر العمید الاتقانی
- "الکفایہ شرح الھدایہ" لجلال الدین بن شمس الدین الخوارزمی
- "التوشیح" للقاضی سراج الدین عمر بن اسحاق االغزنوی
- "النہایہ علی الہدایہ" لابی محمد عبد القادر بن محمد القرشی الحنفی

---

[31] امام طاش کبریٰ زادہ احمد افندیؒ (901-968ھ) عثمانی دور کے ممتاز عالم، مؤرخ، فقیہ اور ماہرِ علوم تھے۔ آپ بُرصہ (ترکی) میں پیدا ہوئے اور مختلف مدارس میں تدریس و قضا کے مناصب پر فائز رہے۔ علومِ اسلامیہ کی تاریخ، تراجمِ رجال اور تصنیف و تالیف کے میدان میں آپ کی خدمات نمایاں ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف "الشقایق النعمانیۃ في علماء الدولۃ العثمانیۃ "اور "مفتاح السعادۃ" ہیں، جنہیں عثمانی علمی روایت کے اہم مآخذ شمار کیا جاتا ہے۔ (امام عبد الحی الکھنوی، التعلیقات السنیہ علی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص: 123، تلخیصًا)

[32] آپ کا اصل نام مصطفیٰ بن عبد اللہ قسطنطینی (المتوفی 1067) تھا، سلطنتِ عثمانیہ کے ممتاز مؤرخ، جغرافیہ دان اور کتاب شناس تھے۔ وہ "کاتب چلبی" اور "حاجی خلیفہ" کے نام سے معروف ہیں۔ اسلامی علوم اور فنِ کتابیات میں ان کی نمایاں خدمات ہیں۔ ان کی مشہور ترین تصنیف "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون"، جس میں ہزاروں عربی، فارسی اور ترکی کتابوں اور ان کے مصنفین کا تعارف جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اسلامی مخطوطات اور علمی ذخیرے کی شناخت کے لیے بنیادی مراجع میں شمار ہوتی ہے۔ (ایضا، ص: 40، تلخیصًا)

[33] حاجي خليفة مصطفى بن عبد الله كاتب جلبي القسطنطيني، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون (بغداد، مكتبة المثنى، سن اشاعت: 1941) ج: 2، ص: 2033، 34، 35،36، تلخیصا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

- "العنایہ فی شرح الہدایہ" لاکمل الدین محمد بن محمد الرومی البابرتی
- "البنایہ فی شرح الہدایہ" للعلامۃ الفقیہ المحدث بدرالدین محمود بن احمد العینی
- "فتح القدیر للعاجز الفقیر" لکمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الہمام
- "نتائج الافکار فی کشف الرموز والاسرار (تکملۃ فتح القدیر)" لقاضی زادہ

تلخیصاتِ ہدایہ:[34]

- "سلالۃ الہدایہ" لابراہیم بن احمد الموصلی
- "الکفایہ مختصر الہدایہ" لعلی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی
- "خلاصۃ النہایہ فی فوائد الہدایہ" لمحمود بن احمد القونوی
- "الرعایہ فی تجرید مسائل الہدایہ" لابی الملیح محمد بن عثمان المعروف بابن الاقرب
- "عدۃ اصحاب البدایہ والہدایہ" فی تجرید مسائل الہدایہ" لمحمد بن احمد المشہور بطاش کبری زادہ الرومی

تخریجاتِ ہدایہ:[35]

- "التنبیہ علی احادیث الہدایہ والخلاصہ" لعلاء الدین محمود بن عبید اللہ الحارثی المروزی
- "الکفایہ فی معرفۃ احادیث الہدایہ" لابن الترکمانی
- "نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ" لجمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی
- "العنایہ فی معرفۃ احادیث الہدایہ" لعبد القادر القرشی
- "منیۃ الالمعی فی مافات من تخریج احادیث الہدایہ للزیلعی" لابی العدل زین الدین قاسم بن قطلوبغا

ہدایہ (متنِ ہدایہ) کے ایک منظومہ کا بھی تذکرہ ملتا ہے، اس کا نام "درر المہتدی وذخر المقتدی فی نظم بدایۃ المبتدی" ہے[36]، جس کے مصنف "ابو بکر بن علی الہاملی الیمنی" ہے۔

ہدایہ کا منہج واسلوب:

علمی تالیفات وتصنیفات کے میدان میں یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہیں کہ ہر مصنف کے ہاں کچھ رموز واشارات ہوتے ہیں جن پر وہ اصطلاح قائم فرما کر اختصار ووضاحت کی غرض سے جابجا انہیں استعمال فرماتے ہیں، امام مرغینانی رحمہ اللہ کے ہاں بھی ہدایہ میں اسی عادت ووطیرہ کے مطابق کی چند عادات و اصطلاحات پائے جاتے ہیں ، جن کو وہ اختصار ووضاحت اور ترجیح وتفضیل کے باب میں غالبا اہتمام فرماتے ہیں، ہم امام لکھنوی رحمہ اللہ کی "مقدمہ ہدایہ" سے ان کا کچھ خلاصہ ذیل میں ذکر کریں گے، تاکہ ہدایہ کے منہج واسلوب پر تھوڑی بہت روشنی پڑھے[37]:

- ہدایہ کا عمومی منہج توتعلیلی ہے جیسا کے شروع میں ذکر کیا جاچکا ہے۔
- متن کے مسئلے کے شروع میں آپ لفظ "قال" تب لاتے ہیں جب وہ "الجامع الصغیر" یا "مختصر القدوری" میں موجود ہو اور جب وہ مسئلہ کسی اور کتاب سے ماخوذ ہو، تو پھر عموماً لفظ "قال" آپ نہیں لاتے۔

---

[34] ایضا

[35] ایضا

[36] بنت المفتی مجیب الرحمن الدیرویِ، الہادی الی ریاض الفقہ (تیمر گرہ، دیر، مکتبۃ الامام ابی عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی، س:ن) ص:268

[37] ابو الحسنات مولانا عبدالحی اللکھنوی، مقدمہ الہدایہ، ج:3، ص:4،3، تلخیصاً

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

- ترجیح کے باب میں آپ رحمہ اللہ کا طریقہ یہ ہے: کہ مسلک مختار کو اجمال میں اولاً ذکر فرماتے ہیں اور دلائل پیش کرتے وقت اس کے لیے تدلیل و تعلیل آخر میں فرماتے ہیں۔
- جب آپ رحمہ اللہ "مشائخنا" کا لفظ استعمال فرماتے ہیں، تو اس سے مراد "ماوراء النہر" کے علماء وفقہاء ہوتے ہیں اور جب آپؒ "دیارنا" فرماتے ہیں تو اس سے مراد "ماوراء النہر" کے علاقے اور شہر ہوتے ہیں ۔
- جب آپؒ "بما تلونا" فرماتے ہیں، تو اس سے مراد سابقہ ذکر کردہ آیت ہوتی ہے اور "بمارویناہ" کے ذریعے سابقہ ذکر کردہ حدیث کی طرف اشارہ فرماتے ہیں اور جب بھی "بماذکرنا" یا "بمابیّنا" آپ فرمادیتے ہیں، تو اس کے ذریعے غالباً آپؒ دلیل عقلی سے تعبیر فرماتے ہیں۔
- آپؒ کی عادت غالبہ یہ بھی ہے کہ جب نص سے کسی مسئلے پر استدلال کر لیتے ہیں، تو پھر اس کے بعد "معنی النّص" اور "علّت النّص" کو اسی مسئلے پر مستقل دلیل عقلی کے طور پر ذکر کر لیتے ہیں؛ تاکہ دونوں فائدوں کی طرف اشارہ ہو جائے۔
- صاحب ہدایہ دلیل عقلی سے تعبیر لفظ "الفقہ" سے فرماتے ہیں، چنانچہ دلیل عقلی کا عنوان "الفقہ فی کذا" کے ساتھ اکثر اوقات باندھتے ہیں۔
- جب آپؒ ایک مرتبہ دلیل عقلی لاکر "وہذا لانّہ" کہہ دیتے ہیں، تو اس میں سابقہ دلیل عقلی کی لمّ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔
- جب آپ رحمہ اللہ "الاصل" کہہ کر کسی کتاب کی طرف اشارہ فرماتے ہیں، تو اس سے مراد امام محمد رحمہ اللہ کی مبسوط ہوتی ہے، اور جب آپ "المختصر" یا "الکتاب" کہہ دیتے ہیں، تو اس سے مراد "مختصر القدوری" ہوتی ہے۔
- جب آپ کسی حدیث کا محمل اور معنی ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمالیتے ہیں: "ہذا الحدیث محمول علی المعنی الفلانی"، تو اس مراد آپؒ کی یہ ہوتی ہے، کہ اس معنی پر اس حدیث کو "ائمۃ الحدیث" نے محمول کیا ہے اور جب آپؒ یوں کہے: "ونحملہ علی کذا"، تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے، کہ فقہاء کی جماعت نے اس حدیث کا یہ معنی بیان فرمایا ہے۔
- اس طرح آپؒ "عند فلان" یا "قال فلان" اتب فرماتے ہیں جب وہ رائے اس امام کا مذہب ہو، لیکن اگر اس امام سے کوئی روایت منقول ہو تو پھر یا "روی عن فلان" یا "عن فلان" فرماتے ہیں، اسی طرح جب مسئلہ "کتب ظاہر الروایہ" میں ہمارے ائمہ سے منقول ہو، تو پھر "عند" یا "قال" کے لفظ کو اس امام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور جب ان کا وہ قول نوادر میں منقول ہو، تو پھر "عن، روی، یا یروی" جیسے صیغ تمریض استعمال فرماتے ہیں۔
- صاحب ہدایہ کی جب اپنی تخریج ہو، تو پھر یوں فرماتے ہیں: "والتخریج کذا"، اور جب کسی دوسرے کی تخریج کو نقل فرماتے ہیں، تو پھر اس کی طرف صراحتاً تخریج کو منسوب کرتے ہیں ۔

نتائج تحقیق:

صاحبِ ہدایہ کی فکری جلالت اور علمی مقام: علامہ برہان الدین مرغینانی کا شمار ماوراء النہر کے ان بلند پایہ فقہاء میں ہوتا ہے جنہوں نے فقہِ حنفی کی تدوین، تنقیح اور ترویج میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ کو فقہائے احناف کے ہاں "اصحابِ ترجیح" کے بلند مرتبے پر فائز مانا گیا ہے، جو آپ کی فقہی بصیرت اور ائمہ مجتہدین کی آراء کو سمجھنے کی گہری صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ "ہدایہ" کی جامعیت اور استدلالی اہمیت: مقالے کے مطالعے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ "ہدایہ" محض چند فروعی مسائل یا جزئیات کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ یہ فقہ المقارن دلائل کی لطیف ترتیب، اور ائمہ ثلاثہ کے مقابلے میں مسلکِ حنفی کی ترجیحات کا ایک ایسا شاہکار نظام ہے جو اسے دیگر فقہی متون میں امتیازی شان عطا کرتا ہے۔

منہجِ تالیف اور اصطلاحات کا انفراد: علامہ مرغینانی نے کتاب میں تحریر اور استدلال کا جو منہج اختیار کیا ہے (جیسے صیغوں کا استعمال، دلائلِ عقلیہ و نقلیہ کی تطبیق، اور ماوراء النہر کے مشائخ کی آراء کا احاطہ)، وہ اس بات کا غماز ہے کہ آپ نے فقہی احکام کے ساتھ ساتھ ان کے علل اور اسباب کو بھی انتہائی سائنسی اور منظم انداز میں بیان کیا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

سفارشات:

- جدید فکری تناظر میں مطالعہ: عصرِ حاضر کے تقاضوں کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ کلاسیکی فقہی متون بالخصوص "ہدایہ" کے منہج استدلال اور اصولی مباحث کو معاصر قانونی اور فقہی تقابل کے تناظر میں جدید اسالیب کے ساتھ تحقیق کا موضوع بنایا جائے۔
- شروحات و حواشی کا تقابلی جائزہ: صاحبِ ہدایہ کی اس عبقری تصنیف پر لگی طویل شروحات (جیسے فتح القدیر، البنایہ اور العنایہ وغیرہ) کے استدلالی منہج پر مزید مستقل تحقیقی کام کیا جانا چاہیے تاکہ فقہِ حنفی کے اندرونی فکری ارتقاء کو مزید نکھارا جا سکے۔
- تخریجِ احادیث اور فقہی تطبیق پر کام: ہدایہ میں موجود احادیث و آثار کی تخریج اور ائمہ احناف کے ہاں ان کے محامل اور توجیہات کے حوالے سے جو کام ہوا ہے، اسے معاصر علمی زبان میں جدید تحقیقی اداروں کے نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلبہ کلاسیکی فہمِ حدیث اور فقہی استنباط کے مابین گہرے ربط کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

حوالہ جات

[1] المرغینانی: مرغینان کی طرف نسبت ہے، اور یہ فرغانہ کے مضافات میں واقع ایک مشہور قصبہ ہے (ایضا، ج:5، ص:108، تلخیصاً)

[1] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی، مقدمہ الہدایہ (کوئٹہ، سرکی روڈ، مکتبہ رشیدیہ) ج:3، ص:2، تلخیصاً

[1] سمرقند: ماوراء النہر کا ایک معروف و مشہور، قدیم اور انتہائی مردم خیز شہر ہے، سیدنا امیر معاویہ کے زمانے میں 57ھ میں اسلامی قلمرو کے تحت داخل ہوا، عربی میں اس کو "سمرا" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (شہاب الدین، ابو عبد اللہ، یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج:3، ص:248، تلخیصاً)

[1] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی، مقدمہ الہدایہ، ج:3، ص:2، تلخیصاً

[1] ضیاء الدین صاعد بن اسعد بن اسحٰق المرغینانی، صاحبِ ہدایہؒ نے آپ سے جامع ترمذی پڑھی، صاحبِ ہدایہ نے اپنے مشیخہ میں اپنی سند سے آپؒ سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔ (ابو محمد الامام محیي الدین عبد القادر بن محمد بن نصر اللہ القرشي الحنفي، الجواهر المضيئة في طبقات الحنفية (کراچی، آرام باغ، میر محمد کتب خانہ)، ج:1، ص:259، تلخیصًا)

[1] مرو کا پورا نام "مرو الشاہ جہان" ہے اور یہ خراسان کے مشہور ترین شہروں میں سے ایک ہے، اس کی طرف نسبت خلاف القیاس "مروزی" آتی ہے لیکن اگر کپڑا اس کی طرف منسوب کرنا ہو تو وہ قیاس کے موافق مروی آتی ہے۔ "نیشاپور" اور "مرو" کے درمیان 20 فرسخ کا جبکہ اس کے اور "سرخس" کے درمیان 60 فرسخ کا فاصلہ ہے، اور "بلخ" سے اس کا فاصلہ 12 فرسخ ہے (ایک فرسخ تقریباً 5 کلو میٹر کا بنتا ہے)۔ (یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج:5، ص:112، تلخیصاً)

[3] نسف نون اور سین کے زبر کے ساتھ، "جیحون" اور "سمرقند" کے درمیان ایک بڑی آبادی والا عظیم شہر ہے، ہر علم و فن کے ماہرین اس شہر نے پیدا کیے۔ (ایضا، ج:5، ص:285، تلخیصاً)

[4] بخاری: یہ "ماوراء النہر" کے سب سے بڑے اور قدیم شہروں میں سے ایک ہے، جس کی طرف کے متعدد اعلام الاسلام منسوب ہیں۔ (یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج:1، ص:353، تلخیصاً)

[1] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی بن مولانا عبد اللہ حلیم لکھنوی رحمہ اللہ کا شمار ہندوستان کے ان نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جس پر سرزمینِ ہند کو بجا طور پر فخر حاصل ہے، آپ کی پیدائش 1264ھ میں ہوئی، آپؒ ایک جامع العلوم شخصیت کے حامل تھے، مدارسِ دینیہ میں تقریبا تمام متداول فنون میں آپؒ کی 100 سے زیادہ کتابیں ہیں، آپ کی وفات 1304ھ میں ہوئی۔ (ابو لفضل مولانا محمد حفیظ اللہ اعظمی، کنز البرکات لمولانا ابی الحسنات (ہندوستان، مطبع العلوی لمحمد علی بخش خان) ص:6،5، تلخیصًا)

[1] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی، مقدمہ الہدایہ، ج:3، ص:3، تلخیصاً

[1] امام قاضی خان، جن کا نام "فخر الدین حسن بن منصور الأوزجندی" تھا، فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ اور مفتی تھے۔ آپؒ "ماوراء النہر" کے مشہور علمی خطے "فرغانہ" سے تعلق رکھتے تھے۔ فقہ و فتویٰ میں آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا، اور آپؒ کی مشہور تصنیف "فتاویٰ قاضی خان" حنفی فقہ کے معتبر مراجع میں شمار ہوتی ہے۔ آپؒ نے "فقہِ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

حنفی" کی تدوین و اشاعت میں اہم خدمات انجام دیں۔ "الفتاوی، شرح الجامع الصغیر اور شرح الزیادات" آپؒ کی مشہور تصانیف ہیں، آپؒ کا انتقال 592ھ میں ہوا۔(ابو محمد الامام محیي الدین عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواهر المضیئۃ في طبقات الحنفیہ، ج:1، ص:205، تلخیصًا)

[1] "محمود بن احمد ابن مازہ" حنفی فقہ کے نامور فقیہ، محدث اور مفتی تھے۔ آپؒ کا تعلق بخارا کے علمی خاندان سے تھا اور فقہِ حنفی میں آپؒ کو بلند مقام حاصل تھا۔ اپنے زمانے میں آپؒ مرجع فتویٰ سمجھے جاتے تھے، اسی وجہ سے "صدر الشہید" کے لقب سے بھی مشہور ہوئے۔ آپؒ کی تصانیف میں سے "المحیط البرہانی" اور "الذخیرۃ البرہانیہ" فقہِ حنفی کی اہم اور مستند کتب میں شمار ہوتے ہیں۔ آپؒ 570ھ میں شہید ہوئے۔(امام عبد الحی الکھنوی، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (کانسی روڈ، کوئٹہ، مکتبہ عمریہ، س-ن) ص:336، 337، تلخیصًا)

[3] "احمد بن محمد بن عمر العتابی" حنفی فقہ کے معروف فقیہ اور مفسر تھے۔ آپؒ "بخارا" کے رہنے والے تھے اور "ماوراء النہر" کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے۔ فقہِ حنفی میں آپؒ کو بلند مقام حاصل تھا، اور آپؒ نے متعدد اہم علمی تصانیف یادگار چھوڑیں۔ آپؒ کی مشہور کتاب "الفتاویٰ العتابیۃ" اور "شرح الجامع الکبیر" فقہِ حنفی کے معتبر مراجع میں شمار ہوتی ہیں۔ آپؒ کا انتقال 586ھ میں ہوا۔(ابو محمد الامام محیي الدین عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواهر المضیئۃ في طبقات الحنفیہ، ج:1، ص:114، تلخیصًا)

[1] "شمس الدین محمد بن احمد الذہبی" علمِ حدیث، رجال اور تاریخ کے عظیم امام تھے۔ آپؒ دمشق میں پیدا ہوئے اور اپنے دور کے ممتاز محدث، مؤرخ اور ناقدِ رجال شمار ہوتے ہیں۔ آپؒ نے حدیث، سیرت اور تاریخ کے موضوعات پر متعدد گراں قدر تصانیف لکھیں۔ "سیر أعلام النبلاء، تذکرۃ الحفّاظ اور میزان الاعتدال" آپؒ کی مشہور کتب میں شامل ہیں۔ آپؒ کا انتقال 748ھ میں دمشق میں ہوا۔(امام ابن حجر عسقلاني، الدرر الکامنۃ في أعیان المائۃ الثامنہ (حیدر آباد، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، اشاعتِ دوم:1972) ج:5، ص:66، تلخیصًا)

[1] "شمس الدین احمد بن سلیمان ابن کمال پاشا" عثمانی دور کے عظیم حنفی فقیہ، مفسر، مؤرخ، فلسفی اور منطقی تھے۔ عثمانی سلطنت میں منصبِ شیخ الاسلام پر فائز رہے اور فقہِ حنفی کی تدوین و توضیح میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپؒ کی تصانیف کی تعداد دو سو کے قریب بیان کی جاتی ہے، جن میں تفسیر، فقہ، علمِ کلام، منطق، فلسفہ اور تاریخ کے موضوعات شامل ہیں۔ آپؒ کا انتقال 940ھ میں استنبول میں ہوا۔(أبو الخیر عصام الدین أحمد بن مصطفی طاش کبری زادہ، الشقائق النعمانیہ في علماء الدولۃ العثمانیۃ (بیروت، دار الکتاب العربي) ج:1، ص:226، تلخیصًا)

[1] "علامہ ابن الہمام" فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ، محدث اور اصولی تھے۔ آپؒ کی پیدائش مصر میں ہوئی اور اپنے زمانے کے ممتاز علماء میں گردانے جاتے ہیں۔ فقہ، اصولِ فقہ، حدیث اور کلام میں آپؒ کو کمال کا درجہ حاصل تھا۔ آپؒ کی مشہور تصنیف "فتح القدیر" ہے، جو "الہدایہ" کی نہایت اہم شرح سمجھی جاتی ہے۔ آپؒ کا شمار متأخرین حنفیہ کے اکابر علماء میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا انتقال 861ھ میں قاہرہ میں ہوا۔(حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن أبي بکر السیوطي، بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ (لبنان، المکتبۃ العصریۃ) ج:1، ص:166، تلخیصًا)

[1] "نجم الدّین عمر بن محمد النسفی" فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ، مفسر، محدث اور متکلم تھے۔ آپ شہر نسف (نخشب) میں پیدا ہوئے اور اپنے دور کے اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے۔ وسعتِ علم اور کثرتِ تصانیف کی بنا پر آپ کو مفتی الثّقلین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ فقہ، تفسیر، حدیث اور عقائد کے میدان میں آپ کی خدمات نمایاں ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف میں "تفسیر النسفی، العقائد النسفیہ اور القند فی ذکر علماء سمرقند" شامل ہیں۔ آپ کا انتقال 537ھ میں ہوا۔(الامام زین الدین قاسم بن قطلوبغا، تاج التراجم (دمشق، دار القلم، اشاعتِ اوّل:1992) ج:1، ص:219، تلخیصًا)

[1] "حسام الدین عمر بن عبد العزیز بن مازہ" فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ، مفتی اور ماوراء النہر کے ممتاز علماء میں سے تھے۔ آپ بخارا کے معروف علمی خانوادے "آلِ برہان" سے تعلق رکھتے تھے۔ فقہ و فتویٰ میں آپؒ کو غیر معمولی مقام حاصل تھا، جس کی بنا پر "الصدر الشہید" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپؒ نے فقہِ حنفی کی تدریس و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپؒ کی مشہور تصانیف میں "شرح أدب القاضي اور الواقعات الحسامیۃ" شامل ہیں۔ آپؒ 536ھ میں ایک معرکے کے دوران شہید ہوئے۔(ابو محمد الامام محیي الدین عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواهر المضیئۃ في طبقات الحنفیہ، ج:1، ص:391، تلخیصًا)

[1] "أبو عمرو عثمان بن علي البیکندي" ماوراء النہر کے جلیل القدر حنفی فقیہ، محدث اور زاہد عالم تھے۔ آپؒ "بخارا" کے نواحی علاقے "بیکند" سے تعلق رکھتے تھے اور امام محمد بن احمد السرخسیؒ کے شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔ علمِ فقہ و حدیث میں آپؒ کو نمایاں مقام حاصل تھا، آپؒ اپنے زہد، ورع اور کثرتِ عبادت کے باعث مشہور تھے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

محدث ابو سعد السمعانی نے آپؒ کو ثقہ، صالح اور اپنے زمانے کا فاضل امام قرار دیا ہے۔ آپؒ کا انتقال 552ھ میں بخارا میں ہوا۔ (ابو محمد الامام محيي الدين عبد القادر بن محمد القرشي الحنفي، الجواهر المضيئة في طبقات الحنفيه، ج:1، ص:345، تلخیصًا)

[1] "احمد بن عبد الرشید بن الحسین البخاری"، جنہیں "قوام الدین البخاری" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور بخارا کے معروف علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد سے علم حاصل کیا اور تدریس و افتاء میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپؒ کی تصنیف شرح الجامع الصغیر فقہِ حنفی کی اہم علمی کاوشوں میں شمار ہوتی ہے۔ آپؒ مشہور فقیہ طاہر بن احمد البخاری کے والد تھے۔ (اَیضًا، ج:1، ص:74، تلخیصًا)

[1] "ابو الحسن علی بن محمد بن اسماعیل الإسبیجابی" فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ، مفتی اور ماوراء النہر کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپؒ شہر اِسبیجاب (موجودہ سیرام) سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے زمانے میں فقہ و فتویٰ کے معتبر امام سمجھے جاتے تھے۔ آپؒ کی علمی خدمات میں تدریس، افتاء اور فقہی تصنیف نمایاں ہیں۔ آپؒ کی مشہور کتاب شرح مختصر الطحاوی حنفی فقہ کے اہم مصادر میں شمار ہوتی ہے۔ آپؒ کا انتقال 535ھ میں ہوا۔ (ایضًا، ج:1، ص:371، تلخیصًا)

[1] "جلال الدین محمد بن علی المرغینانی" مشہور حنفی فقیہ برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانیؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد ہی سے فقہ و علومِ دینیہ حاصل کیے اور اپنے زمانے میں فقہِ حنفی کی امامت و قیادت تک پہنچے۔ اہلِ عصر نے آپؒ کے علم و فضل اور فقہی مہارت کا اعتراف کیا۔ آپؒ کا شمار ماوراء النہر کے ممتاز حنفی فقہاء میں ہوتا ہے اور فقہ و افتاء میں آپؒ کو مرجعیت حاصل تھی۔ (امام عبد الحی الکھنوی، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص:299، تلخیصًا)

[1] "نظام الدین عمر بن علی المرغینانی" امام مرغینانیؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد سے فقہ و علومِ دینیہ حاصل کیے اور فقہِ حنفی میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ اپنے زمانے کے فاضل فقہاء میں شمار ہوتے تھے اور تدریس و افتاء سے وابستہ رہے۔ طبقاتِ حنفیہ کی کتب میں آپ کا ذکر علم و فضل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آپؒ کی وفات 650ھ میں ہوئی۔ (ایضا، ص:243، تلخیصًا)

[1] "عماد الدین بن علی المرغینانی" صاحبِ ہدایہ کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد اور قاضی ظہیر الدین البخاری سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپؒ اپنے بھائیوں جلال الدین محمد اور نظام الدین عمر کی طرح مرجعِ فتویٰ سمجھے جاتے تھے۔ تدریس، افتاء اور تصنیف میں آپ کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ بعض روایات کے مطابق آپؒ کفار کے حملے میں شہید ہوئے۔ (ایضا، ص:238، تلخیصا)

[1] "شمس الأئمہ محمد بن عبد الستار الکردریؒ" فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور اصولی تھے۔ آپ ماوراء النہر کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں اور فقہ و اصول میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ نے حنفی فقہ کی تدریس و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں، جس کے باعث متاخرینِ احناف میں آپ کا شمار معتبر ائمہ میں ہوتا ہے۔ آپ 642ھ میں وفات پا گئے۔ (ایضا، ص:291،290، تلخیصا)

[1] "برہان الدین محمود بن احمد الزرنوجی" ماوراء النہر کے مشہور حنفی فقیہ، محدث اور معلمِ اخلاق تھے۔ آپؒ کو "برہان الاسلام" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپؒ کی نسبت شہر زرنوج (زرنخ / زرنوج) کی طرف ہے۔ آپؒ کی سب سے مشہور اور عالمگیر تصنیف "تعلیم المتعلم طریق التعلم" ہے، جو طلبہ کے آداب، حصولِ علم کے اصول اور اخلاقِ طالبِ علم پر ایک نہایت مقبول کتاب ہے۔ (ایضا، ص:93، تلخیصا)

[1] "جلال الدین محمود بن حسین الاستروشنی" فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور ماوراء النہر کے اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپؒ کا تعلق استروشَن (Ustrushana) کے علمی خطے سے تھا، جو فرغانہ کا ایک قصبہ تھا۔ طبقات کی کتب میں آپؒ کا ذکر اہلِ علم اور مفتی کی حیثیت سے ملتا ہے، اگرچہ آپؒ کی مستقل تصانیف کے بارے میں تفصیلی معلومات کم دستیاب ہیں۔ (ایضا، ص:341، تلخیصا)

[1] مجد الدین محمد بن محمود الاستروشنیؒ فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ اور ماہرِ اصول تھے۔ آپ ماوراء النہر کے علمی ماحول سے تعلق رکھتے تھے اور فقہِ حنفی کی تدریس و ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ کتب الطبقات میں آپؒ کا شمار مجتہدین فی المذہب میں کیا گیا ہے، آپؒ کی تصنیفات میں سے "الفصول" اور "جامع کتابِ احکام الصغار" مشہور ہیں، آپؒ کی وفات 632ھ میں ہوئی۔ (ایضا، ص:327، تلخیصا)

[1] محمود بن عبد اللہ المحبوبیؒ، المعروف بتاج الشریعہ، فقہِ حنفی کے جلیل القدر فقیہ تھے۔ آپ خاندانِ محبوبی کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کی مشہور تصنیف "وقایۃ الروایۃ فی مسائل الہدایۃ" ہے، جو فقہِ حنفی کا ایک نہایت معروف اور معتمد متن ہے اور بعد کے ادوار میں اس پر متعدد شروح لکھی گئیں۔ آپ کا شمار متاخرینِ احناف کے اکابر فقہاء میں ہوتا ہے۔ (امام عبد الحی الکھنوی، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص:338، تلخیصًا)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

[1] امام طاش کبریٰ زادہ احمد افندیؒ (901-968ھ) عثمانی دور کے ممتاز عالم، مؤرخ، فقیہ اور ماہرِ علوم تھے۔ آپ بُرصہ (ترکی) میں پیدا ہوئے اور مختلف مدارس میں تدریس و قضا کے مناصب پر فائز رہے۔ علومِ اسلامیہ کی تاریخ، تراجمِ رجال اور تصنیف و تالیف کے میدان میں آپ کی خدمات نمایاں ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف "الشقایق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ" اور "مفتاح السعادۃ" ہیں، جنہیں عثمانی علمی روایت کے اہم مآخذ شمار کیا جاتا ہے۔ (امام عبد الحی الکھنوی، التعلیقات السنیہ علی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص:123، تلخیصًا)

[1] آپ کا اصل نام مصطفیٰ بن عبد اللہ قسطنطینی (المتوفی 1067) تھا، سلطنتِ عثمانیہ کے ممتاز مؤرخ، جغرافیہ دان اور کتاب شناس تھے۔ وہ "کاتب چلبی" اور "حاجی خلیفہ" کے نام سے معروف ہیں۔ اسلامی علوم اور فنِ کتابیات میں ان کی نمایاں خدمات ہیں۔ ان کی مشہور ترین تصنیف "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون"، جس میں ہزاروں عربی، فارسی اور ترکی کتابوں اور ان کے مصنفین کا تعارف جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اسلامی مخطوطات اور علمی ذخیرے کی شناخت کے لیے بنیادی مراجع میں شمار ہوتی ہے۔ (ایضا، ص:40، تلخیصًا)

[1] حاجي خليفة مصطفى بن عبد الله كاتب جلبي القسطنطيني، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون (بغداد، مكتبة المثنى، سن اشاعت: 1941) ج:2، ص: 2033، 34، 35،36، تلخیصا

[1] ایضا

[1] ایضا

[1] بنت المفتی مجیب الرحمن الدیروی، الہادی الی ریاض الفقہ (تیمر گرہ، دیر، مکتبۃ الامام ابی عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی، س:ن) ص:268

[1] ابو الحسنات مولانا عبد الحی الکھنوی، مقدمہ الہدایہ، ج:3، ص:4، 3، تلخیصاً

[1] دکتور علی احمد ندوی، القواعد والضوابط المستخلصۃ من التحریر (قاہرہ، مطبعۃ المدنی، اشاعتِ اول: 1991)، ص:138

[1] دکتور علی احمد ندوی، القواعد والضوابط المستخلصۃ من التحریر، ص:152

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ (کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، س۔ن)، ج:3، ص:24

[1] یہ قاعدہ سابقہ قاعدے کے لیے علت کی طرح ہے۔

[1] یہ قاعدہ پہلے قاعدے کیلیے علت ہے۔

[1] بيع التعاطي: "وضع الثمن و أخذ المبيع من غير إيجاب ولا قبول"
"بیع تعاطی اسے کہتے ہیں کہ ایجاب و قبول کے بغیر ہی ثمن تھما کر مبیع لے لی جائے" [سعدی ابو جیب، القاموس الفقھی (کوئٹہ: دار الکتب الشرعیہ والادبیہ، کانسی روڈ، س۔ن)، ص:252]

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ، ج:3، ص:25

[1] ایضا

[1] ایضا

[1] ایضا

[1] ایضا

[1] ایضا

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ، ج:3، ص:26

[1] ایضا

[1] ایضا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

[1] ایضا،ج:3،ص:27

[1] السلم:بیع الدین بالعین

"دین کو عین کے مقابلے میں بیچنا" بیع سلم "کہلاتا ہے"(امام علاء الدین السمرقندی، تحفۃ الفقہاء(کانسی روڈشالدرہ، کوئٹہ، المکتبۃ المعروفیۃ، اشاعت چہارم:2014)،ص: 218

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:34

[1] فسادِ متقرر کی مثال: جیسے ایک درہم کو دو درہم کے مقابلے میں بیچنا، کہ اس میں فساد لفظی اور معنی دونوں اعتبار سے مقارن ہے؛ لہذا اس کو ختم کرنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ عقد ہی کو ختم کیا جائے۔(امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:81، تلخیصا)

[1] فساد عقد کے ساتھ فقط لفظاً مقارن ہو اس کی مثال: جیسے کوئی خیارِ شرط چار دن تک لگادے، اب یہاں معنی عقد میں کوئی فساد نہیں، لیکن چار دن کے خیار کو الفاظ میں ذکر کرنے کی وجہ سے اس میں فساد آگیا؛ لہذا یہاں پر یہ فساد تب متقرر ہو گا جب چوتھا دن شروع ہو جائے اور خیار سے کام نہ لیا جائے، لیکن اگر تین دن کے اندر اندر خیار سے کام لے کر عقد کو نافذ کیا گیا تو عقد درست ہو جائیگا؛ اس لیے کہ فساد مستحکم ہونے سے پہلے پہلے رفع ہو گیا۔ (امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:34، تلخیصا)

[1] فساد صرف معنی کے اعتبار سے مقارن ہونے کی مثال: جیسے چھت میں لگے ہوئے شہتیر کو بیچنا، اب اس فساد کی مقارنت صرف معنوی ہے؛ اس لیے کہ الفاظ میں یوں نہیں کہا گیا ہے کہ میں چھت میں لگے ہوئے شہتیر کو بیچ رہا ہوں بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ شہتیر بیچ رہا ہوں؛ لہذا اگر مجلس ختم ہونے سے پہلے پہلے بائع شہتیر کو جدا کر کے مشتری کے حوالہ کرے، تو عقد درست ہو جائیگا۔(امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:55، تلخیصا)

[1] امام ابو بکر بن ابی شیبہ، الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار(الریاض مکتبۃ الرشد–اشاعت اول:1409ھ)ج:7،ص:306

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:35

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:41

[1] اس ضابطے کا ماخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہے:"من اشتری شیئا لم یرہ، فلہ الخیار إذا رآہ"

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:41،42

[1] الامام قاضیخان حسن بن منصور الفرغانی، فتاوی قاضیخان(بیروت، دار الکتبِ العلمیۃ، سن اشاعت:2009)ج:2،ص:17

[1] ایضًا

[1] اس قاعدے کا ماخذ اللہ تعالی کا یہ ارشاد مبارک ہے:"وما علی الرسول الّا البلاغ المبین"(سورۃ النور 24: 55)

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:44

[1] صاحبِ محیط نے اس قاعدے کو یوں ذکر فرمایا ہے:"تمام الصفقہ بثبوت جمیع احکامھا"(الامام برہان الدین محمود بن مازہ البخاری، المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی(کراچی، ادارۃ القرآن، سن اشاعت:)ج:9،ص:19)

[1] اس قاعدے کا تعلّق عیب کی تعریف کے ساتھ ہے۔

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ،ج:3،ص:44،45

[1] ایضًا

[1] ایضًا،ج:3،ص:46

[1] اس کی مثال: جیسے مشتری مبیع میں ایسی زیادتی کرے جو اس سے جدا نہ ہو سکتی ہو، مثلا: کپڑا تھا اسے سی لیا یا اس کو رنگ دیا، اب اس زیادتی کو جدا کر کے واپس کرنا تو ممکن نہیں، اور اگر اس کے ساتھ واپس کرے تو "ربا" لازم آئیگا، لہذا "ربا" سے بچنے کے لیے "ردّ" کو ممنوع قرار دیا گیا، اور "ربا" شریعت کا حق ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

[1] اس کی مثال: جیسے اس نے غلام آزاد کیا۔

[1] ایضًا

[1] ایضًا

[1] ایضًا

[1] ایضًا، ج:3، ص:47

[1] ایضًا

[1] کنز الدقائق وغیرہ دیگر کتابوں میں بیع کی تعریف میں جو "تراضی" کے قید لگائی گئی ہے، وہ بیع صحیح کے اعتبار سے ہے، اور ہم نے جو تعریف ذکر کی یہ "مطلق بیع" کی تعریف ہے۔

[1] الامام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، البدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، س-ن) ج:4، ص:326، تلخیصًا

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ، ج:3، ص:53، تلخیصًا

[1] المال: "موجود یمیل إلیه الطبع ویجري فیه البذل والمنع"

مال ایسی موجود چیز کو کہتے ہیں: جس کی طرف انسانی طبیعت مائل ہوتی ہے اور جس میں خرچ کرنا، دینا اور روک کر رکھنا (اپنے قبضے میں رکھنا) عرفاً جاری ہوتا ہے۔ (الامام محمد بن علي الفاروقي الحنفي التهانوي، موسوعة كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، (بیروت، مکتبۃ لبنان ناشرون، اشاعتِ اول:1996) ج:2، ص:1422)

[1] مال غیر متقوّم: "مالم یبح الانتفاع به شرعا"

مالِ غیر متقوّم: وہ ہے جس سے شرعًا نفع اٹھانا جائز نہ ہو۔ (ایضًا)

[1] مال متقوّم: "ما أبیح الانتفاع به شرعا"

مالِ متقوّم: وہ ہے جس سے شرعًا نفع اٹھانا جائز ہو۔ (ایضًا)

[1] علاء الدین السمرقندی، تحفۃ الفقہاء، ص:237۔۔۔241، تلخیصًا

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ، ج:3، ص:54

[1] المدبر المطلق: "هو من علّق عتقه بمطلق موت المولی"

مدبر مطلق وہ غلام ہے: جس کی ازادی کو مولا کی بلا قید موت کے ساتھ معلق کیا گیا ہو۔ (الامام محمد بن علي الفاروقي الحنفي التهانوي، موسوعة كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، ج:1، ص:402)

[1] المدبر المقید: "هو أن یعلّق عتق عبده بموته موصوفا بصفة أو مشروطا بشرط، نحو: أن یقول إن متّ من مرضي هذا أو من سفري هذا فأنت حرّ"

مدبرِ مقید وہ غلام ہے: جس کی آزادی کو مالک اپنی ایسی وفات کے ساتھ معلق کرے جو کسی خاص صفت سے مقید ہو یا کسی شرط کے ساتھ مشروط ہو۔ مثلاً مالک کہے: "اگر میں اسی بیماری میں فوت ہو جاؤں" یا "اگر میں اس سفر میں وفات پا جاؤں، تو تم آزاد ہو۔ (ایضًا)

[1] الکتابۃ: "عقد بین المولی ومملوکه علی أن یؤدّي ذلک المملوک مالا معلوما بمقابلة عتق یحصل له عند أدائه، ویسمّی ذلک المملوک مکاتبا"

عقد کتابت: وہ معاہدہ ہے جو مالک اور اس کے غلام کے درمیان اس بات پر طے پاتا ہے، کہ غلام ایک مقررہ مال ادا کرے اور اس مال کے ادائیگی کے بدلے اس سے آزادی حاصل ہو جائے، اور اس غلام کو مکاتب کہتے ہیں۔ (ایضًا، ج:2، ص:1359)

[1] ام الولد: "هي الأمة التي ولدت من سیّدها في ملکه"

ام ولد: اس لونڈی کو کہتے ہیں، جس نے اپنے مالک کی ملکیت میں رہتے ہوئے اس سے بچہ جنا ہو۔ (سعدی ابو جیب، القاموس الفقہی، ص:25)

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ، ج:3، ص:55

[1] امام سرخسی رحمہ اللہ اس قاعدے کو دوسرے الفاظ میں بیان کرنے کے بعد اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
JANUARY- MARCH, Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

الأسباب الشرعية تطلب لأحكامها، فإذا كانت خالية عن الحكم، تكون لغوا، ولكنّ الحكم يتّصل به تارة، ويتأخّر تارة، كالهبة فإنّها عقد تمليك، ثمّ الملك يتأخّر الى القبض شرعی اسباب اپنے احکام ہی کے لیے شرعاً مطلوب ہیں؛ لہٰذا اگر وہ اپنے حکم سے خالی ہوں تو بے فائدہ اور لغو قرار پاتے ہیں۔ البتہ کبھی ان کا حکم فوراً ان کے ساتھ متصل ہو جاتا ہے اور کبھی بعد میں ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً ہبہ (تحفہ دینا) ملکیت منتقل کرنے کا ایک عقد ہے، لیکن اس کے ذریعے ملکیت کا تحقق قبضہ کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ (شمس الائمۃ محمد بن احمد السرخسي، المبسوط (بیروت، دار المعرفۃ، سن اشاعت: 1993)، ج: 13، ص: 24)

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ فی شرح البدایہ، ج: 3، ص: 65